واقفاتِ نَو کے ساتھ مجلس سوال وجواب

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں عرض کیا کہ اُن کی والدہ کینسر کی مریضہ ہیں اور وہ دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ بعض بچوں یا لوگوں کا نام 'محمدؐ' ہوتا ہے اور لوگ نام پکار کر گالی دیتے ہیں اور پھر ساتھ ہی عادت کی وجہ سے 'صلی اللہ علیہ وسلم' بھی کہہ دیتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نام تو 'محمدؐ' رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ محمد احمد ہے یا غلام محمد ہے یا اس طرح کے نام رکھے جاتے ہیں۔ اگر کسی کا نام محمد ہے تو وہ صلی اللہ علیہ وسلم بہر حال نہیں ہے۔ اگر کوئی کہتا ہے تو غلط کہتا ہے۔ اگر آپ نے کوئی ایسا واقعہ دیکھا ہے تو آپ کو چاہئے کہ فوراً اُس کی اصلاح کرتیں۔ واقفینِ نَو کا یہ بھی کام ہے کہ اصلاح کریں۔ بے شک کوئی دوسرا آپ کو جتنا بھی برا بھلا کہے۔ حق کے لئے آپ کو مار بھی کھانی پڑے تو کھالیا کریں۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ اگر کسی کے لئے حج کر سکتے ہیں تو کیا کسی کے لئے عمرہ بھی کر سکتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر کسی کے لئے حج کر سکتے ہیں تو عمرہ کیوں نہیں کرسکتے؟ عمرہ بھی کر سکتے ہیں۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ ہم میں سے بعض واقفاتِ نَو نے لکھوایا تھا کہ ہم فلاں فیلڈ میں جائیں گے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے نہیں جاسکیں۔ شادی ہوگئی اور بچے ہو گئے اور اس کے بعد اُس فیلڈ میں نہیں گئیں۔ تو ایسی واقفاتِ نَو کے لئے کیا حکم ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تبلیغ کا فیلڈ تو ہر ایک کے لئے خالی پڑا ہے۔ اگر بچے ہو گئے ہیں تو بچوں کی تربیت کا فیلڈ تو خالی پڑا ہے۔ عبادتوں کا فیلڈ تو خالی پڑا ہے۔ عبادتوں کے نمونے دکھائیں۔ اپنے بچوں کی اچھی تربیت کریں اور اپنے ماحول میں تبلیغ کریں۔ اور اگر لجنہ کی طرف سے کوئی کام ملتا ہے تو اس کو ایک واقفِ زندگی کی طرح کریں۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ ہماری جماعت کا slogan 'محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں' ہے لیکن بعض تنظیمیں ہیں اور بعض لوگ ہیں جو معصوم لوگوں کو قتل کر رہے ہیں۔ ان کے بارہ میں کیا کہنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے اس حوالہ سے ایک خطبہ بھی دیا تھا۔ خطبے سنا کریں اور اُن کے points لیکر یاد رکھا کریں۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمارا جو بھی slogan ہے وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ سے بنا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تم ظالم کی بھی مدد کرو اور مظلوم کی بھی مدد کرو۔ صحابہ نے پوچھا کہ ظالم کی مدد کس طرح کی جائے؟ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس کو ظلم کرنے سے روکو، اس کو سمجھاؤ۔ ہاتھ سے روکو یا زبان سے روکو۔ ورنہ دعا کرو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ ہر ایک کے ساتھ پیار کا معیار ایک جیسا نہیں ہوسکتا۔ آپ کا جو اپنے بچے کے ساتھ پیار ہے اس کا معیار اور ہے، جو ماں باپ کے ساتھ پیار ہے اس کا معیار اور ہے، جو بہن بھائیوں سے ہے وہ اَور ہے، جو دوستوں سے ہے وہ اَور ہے۔ ہر ایک سے پیار کا معیار مختلف ہے۔ اب چور سے تو ہم ہمدردی نہیں کر سکتے کہ تم نے چوری کی ہے۔ لیکن ہمیں بحیثیت انسان اُس شخص سے ہمدردی ہے لیکن اُس کے عمل سے ہمیں ہمدردی نہیں ہے۔ اُس شخص کے لئے جو کسی قسم کا کوئی بھی غلط کام کرتا ہے اس کے لئے پیار اور ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ اگر اُسے ہاتھ سے نہیں روک سکتے، زبان سے نہیں روک سکتے تو دعا کر کے روکیں۔ لیکن اگر دل میں کینہ بٹھا کر اُسے نقصان پہنچانے کی کوشش کریں تو یہ نفرت ہے۔ پیار کے بڑے وسیع معانی ہیں۔ صرف ظاہری معانی نہیں لینے چاہئیں۔ اگر آپ کے دلوں میں ایسے شخص کے لئے کینہ پیدا ہوتا ہے تو پھر وہ نفرت بن جاتی ہے۔ لیکن اگر اُس کی اصلاح کی کوشش ہے تو پھر وہ پیار کا ہی ایک معیار ہوتا ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرا تبلیغ کے حوالہ سے سوال ہے۔ کافی لوگ جماعت سے بہت متأثر ہوتے ہیں، خلافت سے بھی متأثر ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود جماعت میں شامل ہونا نہیں چاہتے۔ تو ایسے لوگوں کو کیسے گائیڈ کرنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر نہیں شامل ہونا چاہتے تو نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ 'ہدایت دینا اور اُسے جماعت میں شامل کرنا میرا کام ہے، تمہارا نہیں۔' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا 'بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ۔' پس آپ کا کام تبلیغ کرنا ہے۔ اُن تک پیغام پہنچادیں۔ جو نیک فطرت ہوں گے اور جن میں خدا تعالیٰ کا خوف ہوگا وہ آجائیں گے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اور اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیں۔ اس طرح کم از کم پیغام تو پہنچ جائے گا۔ پھر ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ اُن کی جو روکیں ہیں وہ دور ہوجائیں گی یا انہیں دنیا کا خوف دور ہو جائے گا، یا جماعت اتنی ترقی کر جائے گی کہ سب کو پتہ لگ جائے گا کہ لوگ اس میں شامل ہو رہے ہیں تو اس وقت لوگوں کے پاس یہ بہانہ نہیں ہوگا کہ ہمیں پتہ نہیں تھا کہ جماعت کیا چیز ہے۔ تو جب وہ breakthrough ہوگا تو انشاء اللہ لوگ شامل ہوجائیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اسی لئے 'فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا' کا ذکر فرمایا ہے۔ آپ کا کام استغفار کرنا اور دعا کرنا ہے۔ وہ کرتے چلے جائیں اور پیغام پہنچاتے چلے جائیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میں نے انجینئرنگ میں بیچلرز کیا ہوا ہے اور intelligent systems میں ماسٹرز کر رہی ہوں۔ ماسٹر کے کورس میں تین فیلڈز ہیں جس میں مَیں جاسکتی ہوں۔ ایک artificial intelligence ہے، دوسری میڈیکل devices بنانے کی فیلڈ ہے اور تیسرا disabled افراد کے لئے intelligence سسٹم بنانے کی فیلڈ ہے۔ ان میں سے مجھے کونسی فیلڈ اختیار کرنی چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو تیسری فیلڈ ہے disable لوگوں کے لئے intelligence system بنانے کی اُس فیلڈ میں چلی جائیں۔ بلکہ جب یہ کریں تو ہم نے ربوہ میں بھی معذور افراد کے لئے ایک سکول کھولا ہوا ہے۔ وہاں بھی وقفِ عارضی کر کے آئیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب دورے پر جاتے ہیں تو کیا اپنی packing خود کرتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں خود نہیں کرتا۔ اللہ کے فضل سے میری بیوی کرتی ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے اپنی والدہ کے لئے جنہیں brain tumour کا عارضہ ہے دعا کی درخواست کی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

☆ اس کے بعد ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ یہاں جرمنی میں parental leave benefit ملتا ہے جس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ جب بچہ ایک سال کا ہو جائے تو مائیں جلد از جلد اپنے کام پر واپس جائیں اور دوسرا اس کا مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ باپ بھی بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ یہاں کی سوسائٹی اگر اس طرح کی باتوں کو follow کرے تو کیا وہ ترقی کر سکتی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ maternity benefits دیتی ہے تو وہ ایک حق ہے جو حکومت نے دیا ہوا ہے۔ اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ اگر کوئی مرد ایسا کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے پیسے لے لئے اور کام پر جانا چھوڑ دیا اور کہا کہ تم بچے پالو اور میں باہر سیر پر جا رہا ہوں تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر بیوی کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں تو پھر جائز ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں اپنی پھوپھو کے بارہ میں فرمایا تھا کہ انہوں نے لاٹری لی تھی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میں نے تو کہیں بھی لاٹری کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لاٹری تو حرام ہے۔ میں نے پرائز بانڈ کہا تھا۔ پاکستان میں پرائز بانڈز چلتے ہیں اور پرائز بانڈ ایسی چیز ہے جو جائز ہے۔ کیونکہ اگر آپ پرائز بانڈ خریدتی ہیں تو اس کے بعد اُس کو بیچ بھی سکتی ہیں۔ لاٹری میں تو ہوتا ہے کہ ایک لاٹری نکل آتی ہے اور باقی ساری ضائع ہوجاتی ہیں۔ لیکن پرائز بانڈ گورنمنٹ کی سکیم ہے۔ اگر ایک سو روپے کا پرائز بانڈ ہے جو ایک بار نہیں نکلا تو ہوسکتا ہے اگلی بار نکل آئے۔ اگر نہیں نکلتا اور چار، پانچ یا دس سال پڑا رہتا ہے تو پھر بھی آپ کو اپنا سو روپیہ واپس مل جائے گا۔ اسی طرح یوکے میں بھی پرائز بانڈ سسٹم ہے۔ پرائز بانڈ خریدنا بالکل جائز ہے لیکن لاٹری ایک دفعہ لی اور وہ ضائع ہوگئی۔ اس میں دو یا تین انعام نکلے اور ختم ہوگئی۔ لیکن پرائز بانڈ میں ایک فرسٹ پرائز ہوتا ہے، پھر سیکنڈ پرائز ہوتا ہے، پھر تھرڈ پرائز ہوتا ہے اور پھر بیشمار پرائز ہوتے ہیں۔ اور پرائز بانڈ کی value ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اگر سو روپیہ کا پرائز بانڈ ہے تو وہ اسی طرح ہے جیسے سو روپیہ کا نوٹ رکھا ہوا ہے۔ اگر پانچ ہزار روپے کا پرائز بانڈ ہے تو ایسے ہی جیسے پانچ ہزار روپیہ گھر میں پڑا ہے۔ اس لئے بانڈ اور لاٹری میں بڑا فرق ہے۔ لاٹری تو ایک جوا ہے جبکہ بانڈ جوا نہیں ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرے جڑواں دو بچے ہیں۔ اُن کی تربیت کی بڑی فکر ہوتی ہے۔ کیا حضور اپنے personal experience سے کوئی advice دے سکتے ہیں۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے

مقصد یہ بھی ہوتا ہے کہ باپ بھی بچوں کی دیکھ بھال کریں۔ یہاں کی سوسائٹی اگر اس طرح کی باتوں کو follow کرے تو کیا وہ ترقی کر سکتی ہے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر گورنمنٹ maternity benefits دیتی ہے تو وہ ایک حق ہے جو حکومت نے دیا ہوا ہے۔ اس پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے؟ اگر کوئی مرد ایسا کرتا ہے کہ گورنمنٹ سے پیسے لے لئے اور کام پر جانا چھوڑ دیا اور کہا کہ تم بچے پالو اور میں باہر سیر پر جا رہا ہوں تو یہ ناجائز ہے۔ لیکن اگر بیوی کا ہاتھ بٹا رہے ہیں اور بچوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں تو پھر جائز ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ **حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ میں اپنی پھوپھو کے بارہ میں فرمایا تھا کہ انہوں نے لاٹری لی تھی۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں نے تو کہیں بھی لاٹری کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ لاٹری تو حرام ہے۔ میں نے پرائز بانڈ کہا تھا۔ پاکستان میں پرائز بانڈز چلتے ہیں اور پرائز بانڈ ایسی چیز ہے جو جائز ہے۔ کیونکہ اگر آپ پرائز بانڈ خریدتی ہیں تو اس کے بعد اُس کو بیچ بھی سکتی ہیں۔ لاٹری میں تو ہوتا ہے کہ ایک لاٹری نکل آتی ہے اور باقی ساری ضائع ہوجاتی ہیں۔ لیکن پرائز بانڈ گورنمنٹ کی سکیم ہے۔ اگر ایک سو روپے کا پرائز بانڈ ہے جو ایک بار نہیں نکلا تو ہوسکتا ہے اگلی بار نکل آئے۔ اگر نہیں نکلتا اور چار، پانچ یا دس سال پڑا رہتا ہے تو پھر بھی آپ کو اپنا سو روپیہ واپس مل جائے گا۔ اسی طرح یو کے میں بھی پرائز بانڈ سسٹم ہے۔ پرائز بانڈ خریدنا بالکل جائز ہے لیکن لاٹری ایک دفعہ لی اور وہ ضائع ہوگئی۔ اس میں دو یا تین انعام نکلے اور ختم ہوگئی۔ لیکن پرائز بانڈ میں ایک فرسٹ پرائز ہوتا ہے، پھر سیکنڈ پرائز ہوتا ہے، پھر تھرڈ پرائز ہوتا ہے اور پھر بیشمار پرائز ہوتے ہیں۔ اور پرائز بانڈ کی value ہمیشہ قائم رہتی ہے۔ اگر سو روپیہ کا پرائز بانڈ ہے تو وہ اسی طرح ہے جیسے سو روپیہ کا نوٹ رکھا ہوا ہے۔ اگر پانچ ہزار روپے کا پرائز بانڈ ہے تو ایسے ہی جیسے پانچ ہزار روپیہ گھر میں پڑا ہے۔ اس لئے بانڈ اور لاٹری میں بڑا فرق ہے۔ لاٹری تو ایک جوُا ہے جبکہ بانڈ جوُا نہیں ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ **میرے جڑواں دو بچے ہیں۔ اُن کی تربیت کی بڑی فکر ہوتی ہے۔ کیا حضور اپنے personal experience سے کوئی advice دے سکتے ہیں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اپنا نمونہ قائم کریں۔ آپ کی نمازیں اچھی ہوں۔ بچوں کو پتہ ہو کہ آپ نمازیں پڑھنے والی ہیں۔ جو مائیں اور باپ نمازیں پڑھنے والے ہیں اُن کے چھوٹے چھوٹے بچے بھی گھر میں خود ہی جائے نماز بچھاتے ہیں اور اللہ اکبر کہہ کر نمازیں پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ تو بچپن سے ہی بچوں کو ایسی عادت ڈالیں۔ پھر میاں بیوی کا جو آپس کا تعلق ہے اس میں اچھی زبان ہونی چاہئے اور اچھے اخلاق ہونے چاہئیں۔ آپس میں بات چیت نرم ہو اور پیار محبت والی ہو تو بچوں کو بھی احساس ہو کہ پیار محبت کی باتیں کرنی ہیں، گالم گلوچ نہیں کرنی۔ اس طرح اپنے نمونے دکھائیں۔ یہی میں نے دیکھا ہے کہ اگر اپنے نمونے دکھائیں تو بچوں پر بہرحال اثر ہوتا ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ **میں ڈاکٹر ہوں اور یہاں احمدی ڈاکٹرز کی ایسوسی ایشن بنی ہوئی ہے۔ لجنہ کی بھی ایسوسی ایشن ہے۔ ہم بحیثیت احمدی ڈاکٹرز اس ایسوسی ایشن میں رہ کر کیا کر سکتے ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کی ایسوسی ایشن کے اصول و ضوابط یا by-laws نہیں بنے ہوئے؟ اس میں ایک تو یہ ہے کہ وقفِ عارضی کے لئے جائیں۔ افریقہ میں ہمارے ہسپتال ہیں وہاں احمدی ڈاکٹر وقفِ عارضی کے لئے جاسکتے ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں جاسکتے ہیں۔ قادیان میں جاسکتے ہیں۔ دوسرا یہ ہے کہ جو پیسے کمانے والے ہیں وہ غریب students کے لئے سکالرشپ بھی جاری کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عمومی طور پر کیمپ لگا کر خدمتِ خلق کے کام یہاں بھی کر سکتے ہیں۔ ریفیوجیز کیمپس میں جا کر خدمت کر سکتے ہیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ کہا جاتا ہے کہ **آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فوراً بیعت نہیں کی بلکہ تیس چالیس دن بعد بیعت کی۔ اس میں کیا حکمت تھی؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس میں کوئی نہ کوئی حکمت ہوگی۔ کچھ مصروفیات ہوں گی یا کوئی وجہ ہوگی لیکن حضرت علی رضی اللہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کامل اطاعت کی ہے۔ اس چیز کو تو شیعوں نے زیادہ اُٹھایا ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پہلے بیعت نہیں کی تھی۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے۔ کہیں سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دن یا ایک لمحہ کے لئے بھی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت سے باہر گئے ہوں۔ اس پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک کتاب بھی لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ بڑی ہوگئی ہیں اور وقفِ نَو میں بھی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کو پڑھیں اور اپنا علم بڑھائیں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ **نمازِ وتر میں دعائے قنوت اگر بھول جائیں تو ضروری ہے کہ وہ رکعت دوبارہ پڑھیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: نہیں دوبارہ رکعت پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ سجدہ سہو کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اگر بھول گئے تو کوئی بات نہیں۔ نہ سجدہ سہو کی ضرورت ہے اور نہ دوبارہ پڑھنے کی ضرورت ہے۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ **جب میاں بیوی کی شادی ہوتی ہے تو دونوں کو ایک دوسرے سے بڑی توقعات ہوتی ہیں۔ لیکن جب توقعات پر پورا نہیں اترتے تو چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائیاں ہوتی ہیں جو کہ بعد میں بڑی لڑائیاں بن جاتی ہیں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو میاں بیوی زیادہ امیدیں رکھتے ہیں وہ دونوں ہی غلط کرتے ہیں۔ کسی آئیڈیل کی تلاش نہیں کرنی چاہئے۔ جو زندگی کی اور دنیا کی حقیقت ہے اس کو سمجھنا چاہئے۔ کوئی بھی انسان perfect نہیں ہوتا۔ عورت میں کمیاں، کمزوریاں اور shortcomings ہوتی ہیں اور مَردوں میں بھی ہوتی ہیں۔ اس لئے میرے پاس جب ایسے جوڑے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ شادی کے بعد نصیحت کریں تو میں انہیں کہتا ہوں کہ اپنی آنکھ، کان اور زبان ایک دوسرے کی برائیاں دیکھ کر بند کر لو تو تمہارے جھگڑے ختم ہوجائیں گے۔ میاں بھی اپنی آنکھ، کان اور زبان بند کر لے اور بیوی بھی کر لے۔ اگر تلاش کرنے لگو تو کھود کھود کر کئی باتیں مل جائیں گی۔ جیسے بات بنی ہوئی ہے کہ آٹا گوندھتے وقت کہنی کیوں ہل رہی ہے۔ اس پر بھی لڑائی ہوجاتی ہے۔

اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس موقع پر بیگم صاحبہ کو تحفہ دیتے ہیں؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ کسی خاص موقع پر تو نہیں دیتا۔ عیدوں وغیرہ پر عیدی وغیرہ دے دیتا ہوں۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ **میں یہاں ایک ادارے میں گئی تھی جہاں ایک مرد بیٹھا ہوا تھا جس نے سلام کے لئے آگے ہاتھ کر دیا تھا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: میرے ساتھ بھی ایک آدھ مرتبہ ایسا ہوا ہے اور میں تو یہی کرتا ہوں کہ آگے تھوڑا جھک جاتا ہوں جس سے اگلے بندے کو سمجھ آجاتی ہے۔ یہ تو آپ نے اپنے آپ کو خود بچانا ہے۔ اگر معاشرہ سے ڈرتی ہیں تو پھر کچھ نہیں ہوگا۔ دو چار مرتبہ ایسا کریں گی اور اگلے کو بتا دیں گی کہ میرا مذہب مجھے یہ کہتا ہے کہ مردوں کے ساتھ ہاتھ نہیں ملانا تو وہ خود ہی ٹھیک ہوجائے گا۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

آپ نے اگر اپنی مذہبی تعلیم کو پھیلانا ہے، لوگوں کو اس کے بارہ میں بتانا ہے اور اس پر قائم رہنا ہے تو پھر بعض دفعہ لوگوں کے دلوں میں چھوٹی موٹی بے چینیاں پیدا ہوں گی اور وہ تو برداشت کرنی پڑتی ہیں۔ یہ کوئی آج کی بات نہیں بلکہ ہمیشہ سے ہی ایسے ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے۔ اس دور کی بات ہے جب Indo-pak ایک continent تھا اور انگریزوں کے زیرِ اثر تھا اور ان کے وائسرائے اور لارڈز اور گورنر وغیرہ ہوتے تھے۔ ان میں سے بعضوں کے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ساتھ ذاتی تعلقات بھی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ میں دہلی گیا ہوا تھا تو وہاں ایک لارڈ نے میری دعوت کی تو میں نے اُسے کہا کہ مجھے نہ بلاؤ کیونکہ وہاں اور بھی بہت سارے لوگ ہوں گے اور عورتیں بھی ہوں گی اور میں نے عورتوں سے سلام نہیں کرنا تو اس سے لوگوں میں بے چینی پیدا ہوگی۔ اس پر اس نے کہا کہ کوئی بات نہیں، آپ آجائیں۔ تو میں نے کہا ٹھیک ہے، میں پھر ایک کونے میں بیٹھوں گا۔ تو وہاں ایک کونے میں بیٹھ گئے لیکن وہاں بھی ایک پرانا واقف انگریز ملنے کے لئے آگیا اور اس کی بیوی نے ہاتھ بڑھا دیا۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری طرف سے معذرت ہے میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ اس پر وہ عورت بڑی ناراض ہوئی اور وہ انگریز خود بھی بڑا شرمندہ ہوا اور بعد میں لکھا کہ میں ساری رات بے چین رہا کہ آپ بھی کہتے ہوں گے کہ میرے آپ کے ساتھ اتنے پرانے تعلقات ہیں اور مجھے اسلام کی تعلیم کا بھی پتہ ہے اس کے باوجود میں نے اپنی بیوی کو نہیں بتایا کہ سلام کے لئے آگے ہاتھ مت بڑھانا اور بیوی کے لئے بھی میں علیحدہ پریشان رہا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ نے کہا کہ میں نے بعد میں اس کو خط بھی لکھا اور اس کی دعوت بھی کی اور اس کی بیوی کو بھی بلایا۔ انہیں کھانا وغیرہ کھلایا اور ان کی اچھی دعوت ہوگئی اور ان کی تسلی ہوگئی۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

اگر قریبی تعلقات ہوں تو ایسی صورت بھی ہوسکتی ہے۔لیکن اگر ایک آدھ بار ہی ملنا ہے تو پھر دور سے کہہ دیں کہ السلام علیکم۔

☆ **پھر ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میری پھوپھو کو پاکستان (لاہور) میں شہید کردیا گیا ہے۔ان کے لئے دعا کی درخواست کرنا چاہتی ہوں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔سوڈالر اور ایک موبائل کی خاطر اُن کو قتل کردیا گیا ہے۔جس نے قتل کیا ہے وہ ایک الیکٹریشن تھا جس نے وہاں سے صرف **100** ڈالر چوری کئے ہیں اور ایک موبائل چوری کیا اور اس کی خاطر انہیں شہید کردیا۔

☆ ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ اسلام میں **کُل چھ کلمے ہیں جیسے کلمۂ طیبہ اور کلمۂ شہادت۔باقی کلموں کی کیا اہمیت ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غیر احمدیوں نے کئی کلمے بنائے ہوئے ہیں۔اصل کلمہ تو لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰه ہی ہے۔اور بعض موقعوں پر أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔ بھی پڑھا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے تو یہی ثابت ہوتے ہیں، باقی تو جتنے مرضی کلمے بنالیں۔

☆ **اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ یہاں بچوں کی سالگرہ وغیرہ کے موقع پر اُن کے گھر والے کیک وغیرہ یا کوئی اور چیزیں پیک کر کے کلاس کے بچوں میں تقسیم کرتے ہیں۔** اس صورت میں **ہمیں** کیا کرنا چاہئے؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر وہ سکول میں بچوں میں ٹافیاں، گولیاں، چاکلیٹ یا کیک وغیرہ بانٹتے ہیں تو آپ بھی بانٹ دیا کریں۔لیکن بچوں کو یہ بھی بتائیں کہ ہماری سالگرہ یہ ہے کہ ہم غریبوں کو بھی دیتے ہیں۔ بچے سے کچھ صدقہ دلوائیں اور اسے کہیں کہ دعا کرو کہ اللہ مجھے نیک بنائے۔لیکن گھر میں سالگرہ نہیں منانی۔ اگر لوگ سکول میں بچوں میں ٹافیاں، کیک وغیرہ بانٹتے ہیں تو آپ بھی کرلیں۔اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔خاص رسم کے طور پر سالگرہ منانے کی ضرورت نہیں ہے۔لیکن سکول میں سال میں ایک آدھ مرتبہ اگر دوسرے بچے بانٹتے ہیں تو پھر اگر آپ کے بچے بھی دے دیں تو کوئی حرج بھی نہیں ہے کیونکہ دوسرے بچے پوچھتے ہیں کہ تمہاری سالگرہ کب ہے؟ یہ کوئی اتنا بڑا شرعی مسئلہ بھی نہیں ہے کہ اس کی پابندی نہایت ضروری ہے لیکن اس لحاظ سے بہرحال اہم ہے کہ فضول خرچی نہ کی جائے اور گھروں میں دعوتیں نہ کی جائیں اور گھروں میں سالگرہ نہ منائی جائے۔ ایسے موقعوں پر اپنے بچوں سے کہیں کہ تم اپنی کلاس کے بچوں کے لئے تو بے شک ٹافیاں، گولیاں چاکلیٹ یا کیک وغیرہ لے جاؤ لیکن تمہیں یہ پتہ ہونا چاہئے کہ اپنی سالگرہ والے دن تم نے غریبوں کی مدد کرنی ہے۔ اس لئے چیریٹی میں کچھ دو، کچھ صدقہ دو اور دعا کرو۔ اگر یہ سب کرلیتے ہیں تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔لیکن بہرحال زبردستی بوجھ ڈال کر نہیں کرنا۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے تیسری جنگِ عظیم کے حوالہ سے سوال کیا کہ تیسری جنگِ عظیم کے بعد سب کچھ ختم ہوجائے گا۔اس کے بعد جماعت کا ایک دوسرے کے** ساتھ رابطہ کیسے ہوگا؟

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ کو یہ کس نے کہہ دیا ہے کہ سب کچھ ہی ختم ہوجائے گا۔تیسری جنگِ عظیم تو ہوگی لیکن بہت ساری دنیا بچ بھی جائے گی۔سب کچھ تو ختم نہیں ہوگا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے؛

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائیں جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

تو اللہ تعالیٰ سے پیار کرو، اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھو تو اُس آگ سے جو جنگِ عظیم کی آگ ہے اس سے بچ جاؤ گے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔ جنگ کے بعد جو لوگ بچ جائیں گے انہیں کم ازکم یہ پتہ ہوگا کہ انہیں پہلے ہی بتایا ہوا تھا کہ جنگ ہونی ہے اس لئے اس کے بعد بہت سارے لوگ اسلام میں بھی داخل ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ باقی رابطہ سیٹلائٹ فون کے ذریعہ ہوجائے گا۔ہر جماعت میں ایک سیٹلائٹ فون رکھ لیں تو ٹھیک ہے۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے سوال کیا کہ لڑکوں کی مہندی نہیں ہوتی۔لیکن مہندی والی رات اُن کی بہنیں یا بھابیاں وغیرہ مل کر گانے وغیرہ گاسکتی ہیں یا نہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یہ بتائیں کہ شریعت میں کہاں لکھا ہوا ہے کہ مہندی کرنی ضروری ہے؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے اور شریعت کے لحاظ سے بھی صرف ایک فنکشن جو کہ ولیمہ کا فنکشن ہے وہ ضروری ہے۔اس موقع پر اگر لڑکیاں رونق لگا کر کچھ گانا وغیرہ کرنا چاہتی ہیں تو کرسکتی ہیں۔اسی طرح اگر قریبی رشتہ داروں نے کوئی رونق وغیرہ لگانی ہے تو کرلیں اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔اس کے کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کوئی ایسی بھی ضروری چیز نہیں ہے کہ لازمی کرنی ہے۔لیکن اتنی سختی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔اگر گھر میں بیٹھ کر بہن بھائی، بھابیاں یا ماں باپ یا بعض قریبی رشتہ دار ماموں، پھوپھیاں وغیرہ اکٹھے ہوجاتے ہیں اور رونق لگ جاتی ہے تو کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ ہمارے حلقہ کی ایک لجنہ نے بتایا کہ وہ کسی ڈاکٹر کے پاس گئی تھیں اور ڈاکٹر نے آگے ہاتھ بڑھادیا تھا جس پر انہوں نے ڈاکٹر سے ہاتھ ملادیا تھا۔اس پر میں نے اُن سے کہا کہ ہاتھ ملانا تو منع ہے۔اس پر اُس آنٹی نے جواب دیا کہ نہ تو اس کے دل میں کوئی برائی تھی اور نہ میرے دل میں۔اس لئے ہاتھ ملانے سے کچھ نہیں ہوتا۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: وہ غلط کہتی ہیں۔ یہ کہاں لکھا ہوا ہے کہ دل میں برائی نہ ہو تو ایسا کرسکتے ہیں؟ میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ اسلام کے جو احکامات ہیں وہ ہر ممکنہ چیز کو **cover** کرتے ہیں۔سو میں سے اسّی نوے فیصد جو مرد عورتیں ہاتھ ملاتے ہیں تو ان کے دل میں برائی نہیں ہوتی لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔نعوذ باللہ کیا آنحضرت ﷺ کے دل میں عورتوں کے لئے کوئی برائی تھی؟ یا عورتوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی برائی تھی؟ کئی واقعات ایسے ملتے ہیں کہ عورتوں نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا کہ ہماری بیعت لے لیں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم عورتوں سے ہاتھ ملا کر بیعت نہیں لیتے۔ آنحضرت ﷺ کے کئی واقعات حدیثوں سے ثابت ہیں۔ بیعت جو کہ ایک پاکیزہ طریق کار ہے اور پھر آنحضرت ﷺ کا مقام دیکھیں۔ اس کے باوجود آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ پھر اس کے بعد باقی بُرائی کیا رہ گئی؟ یہ سب بہانے ہیں۔لوگ اس معاشرے میں آکر ڈر جاتے ہیں۔ بجائے اس کے کہ اپنی تعلیم بتائیں اور اپنا ایمان مضبوط ہو اُن کے ماحول میں ڈھل جانا ویسے ہی بزدلی ہے۔ تو جس عورت نے بھی ایسا کیا ہے وہ نہایت بزدل عورت تھی۔

☆ **اسی واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرا دوسرا سوال پردہ کے حوالہ سے ہے کہ بعض عورتوں سے جب کہا جائے کہ پردہ کریں تو کہتے ہیں کہ یہاں کوئی احمدی نہیں ہے۔اس لئے پردہ کی ضرورت نہیں ہے۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیا پردہ صرف احمدیوں سے ہی کرنا ہے؟ ان سے کہیں کہ یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ صرف احمدیوں سے ہی پردہ کرو۔ بلکہ جب پردہ کا حکم آیا ہے اس سے پہلے ایک یہودی نے ایک مسلمان عورت کے ساتھ بڑی غلط حرکت کی تھی کہ اُس کی چادر وغیرہ کھینچنے کی کوشش کی۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دینا ہی تھا لیکن یہ بھی ایک وجہ بن گئی۔تو یہ کہیں نہیں لکھا ہوا کہ تم نے صرف احمدیوں سے ہی پردہ کرنا ہے۔ کیا خطرہ صرف احمدیوں سے ہی ہے؟ غیر احمدیوں سے کوئی خطرہ نہیں ہے؟ قرآن کریم میں کہیں نہیں لکھا کہ تم نے صرف مسلمانوں سے ہی پردہ کرنا ہے۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ اپنی چادر کو اپنے سر پر ڈالو اور اپنی اوڑھنیوں سے اپنے سینے ڈھانپو۔اس لئے اگر وہ ایسا کہتی ہیں تو غلط کہتی ہیں۔ وہ اپنی نئی شریعتیں پھیلا رہی ہیں۔آپ لوگ واقفاتِ نَو اسی لئے ہیں کہ ایسی عورتوں سے کہیں کہ اپنی بدعات نہ پیدا کرو اور اپنی اپنی شریعتیں نہ پھیلاؤ۔آپ نے ان لوگوں کی اصلاح کرنی ہے۔ اس وقت میرے سامنے **230** واقفاتِ نَو جو بیٹھی ہیں اگر یہ ساری اصلاح کے لئے کھڑی ہوجائیں تو خود ہی لوگوں کے دماغ ٹھیک ہوجائیں گے۔

☆ **ایک اور واقفۂ نَو نے پردہ کے حوالہ سے سوال** کیا کہ جب ہم کسی جاب کے لئے اپلائی کرتے ہیں تو اکثر **پہلی شرط ہی یہ رکھی ہوتی ہے کہ اگر آپ سکارف لیتے ہیں تو آپ یہ جاب نہیں کرسکتے۔تو اس حوالہ سے ہمیں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ یہ دیکھ لیں کہ آپ نے جو دین کو دنیا پر مقدّم رکھنے کا عہد کیا ہے اُس کو پورا کرنا ہے یا نہیں کرنا؟ یہ سوال اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ کیا جاب ضروری ہے؟ اگر بھوکی مر رہی ہیں پھر تو سؤر کھانے کی بھی اجازت ہے۔ اگر تو بھوکے نہیں مر رہے اور گزارا ہور ہا ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ صرف جاب کرنے کے لئے آپ اپنے پردے چھوڑ دیں۔ہاں اگر کوئی بھوکا مر رہا ہے اور گزارا ہو ہی نہیں رہا اور کوئی دوسری صورت نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے وقتی طور پر جاب کے وقت پردہ اتار لیا لیکن وہاں سے نکلتے ہی فوری طور پر پردہ ہونا چاہئے۔ یا بعض پروفیشن ہیں، سائنٹسٹس ہیں یا ڈاکٹرز ہیں ان کا ایک اپنا لباس ہوتا ہے جو انہیں پہننا پڑتا ہے۔ وہ مجبوری ہے۔ وہاں تو برقعے پہن کر نہیں جاسکتیں۔لیبارٹری ہے یا آپریشن تھیٹر ہے اس میں وہ خاص لباس پہن لیں لیکن اس کے بعد پھر پردہ ہونا چاہئے۔

☆ **ایک واقفۂ نَو نے عرض کیا کہ میرے دو بچے ہیں جنہیں ایک بیماری ہے جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ یہ کزن میرج کی وجہ سے ہے۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** یہی بیماری جب یورپ میں یہاں کے دوسرے لوگوں کو ہوتی ہے تو کیاوہ کزنوں سے شادی کرنے کی وجہ سے ہوتی ہے؟ یہ بیماری تو جرمنوں میں بھی ہے۔ یہ لوگ غلط کہتے ہیں۔قرآن کریم اگر کہتا ہے کہ شادیاں ہوسکتی ہیں اور کئی نسلوں سے ہورہی ہیں۔میرے اپنے خاندان میں بہت سارے کزنوں کی آپس میں شادیاں ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کافضل ہے سب ٹھیک ٹھاک ہیں۔

☆ **ایک اور واقفۂ نو نے پردہ کے حوالہ سے عرض کیا کہ جلسہ گاہ میں برقعے فروخت ہوتے ہیں۔**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جو برقعے سیل (sale) ہوتے ہیں ان میں برقعہ کم اور فیشن زیادہ ہوتا ہے۔ اگر آپ کا یہی سوال ہے تو پھر صدرلجنہ کو چاہئے کہ مارکیٹ میں ایسے برقعوں کو غائب کروادیں۔ ایسےلوگوں کوسٹال ہی نہ لگانے دیں۔

☆ **ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ کیا ہم قبرستان میں جا کرکسی اور کی قبر پر دعا کرسکتے ہیں؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: کیوں نہیں کرسکتے؟ کسی بھی واقف کار یا احمدی کی قبر پر دعا کی جاسکتی ہے۔ایک مومن دوسرے مومن کے لئے مغفرت کی دعا کرسکتا ہے۔ اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

☆ **اسی واقفۂ نو نے دوسرا سوال کیا کہ ہمارے گھر میں ایک جرمن خاتون آتی ہے اور وہ پوچھتی ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ساری انسانیت سے اتنا پیار کرتا ہے تو پھر افریقہ میں ایسا کیوں ہے کہ لوگ بھوک اور بیماری سے مر رہے ہیں۔ وہاں اللہ تعالیٰ کا پیار کہاں جاتا ہے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے دو قانون بنائے ہوئے ہیں۔ ایک قانونِ قدرت ہے اور ایک قانونِ شریعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا پیار بھی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بھی ہے۔ اگر کوئی کام نہیں کرے گا یا نکما ہوگا تو اس کا یہی حال ہوگا۔ لوگ تو یہاں یورپ میں بھی بیمار ہوتے ہیں۔ تو کیا وہ عورت یہ کہے گی کہ اللہ تعالیٰ یہاں بھی لوگوں سے پیار نہیں کرتا؟ لوگ یہاں بھی فوت ہوتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ ان سے پیار نہیں کرتا؟ بعض طوفان آتے ہیں، امریکہ میں hurricanes آتے ہیں۔ دنیا میں زلزلے آتے ہیں، ان سے بھی لوگ مرتے ہیں۔ تو کیا اس کا مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ پیار نہیں کرتا؟

اس پر واقفۂ نو نے عرض کیا کہ وہ خاتون کہتی ہے کہ وہاں افریقہ میں دو سال ہوگئے ہیں بارش نہیں ہوئی۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا میں قحط تو آتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں استسقاء کی دعا سکھائی ہے۔ افریقہ میں بعض جگہوں پر جہاں جماعتیں ہیں وہاں سے کئی لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ بارش نہیں ہوئی، دعا کریں۔ تو میں ان سے یہی کہتا ہوں کہ باہر نکل کر نمازِ استسقاء پڑھو اور دعا کرو۔ اور جب انہوں نے دعائیں کیں تو وہاں بارشیں بھی ہوئیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالات ٹھیک ہوگئے۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کچھ تو بارشیں نہ ہونے کی وجہ بھی ہے لیکن کچھ ان کے اپنے قصور بھی ہیں کہ کام نہیں کرتے، نکمے بیٹھے رہتے ہیں۔صرف دوسری قوموں سے مانگ کر کھانے کی عادت ہے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو کہا ہے کہ جو میری رحم کی صفت ہے وہ تم لوگوں کو بھی اپنانی چاہئے۔اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ صدقہ وخیرات کرو اور غریبوں کا خیال رکھو۔ یہ قومیں اتنی زیادہ فصلیں، مکھن، دودھ اور گھی جو ضائع کردیتے ہیں اور پھینک دیتے ہیں ان کو چاہئے کہ وہ یہ افریقن ملکوں میں بھیجا کریں تا کہ ان کی بھی خدمت ہو۔

حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قانونِ قدرت کے تحت قحط کے سال بھی آتے ہیں۔بعض ابتلاء ہوتے ہیں اور لوگ اس میں مر رہے ہوتے ہیں۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ نے کسی کو ابتلاء میں ڈالا ہے تو اصل زندگی تو مرنے کے بعد کی ہے۔ اصل رحم تو اللہ تعالیٰ کا اُسی ابدی زندگی میں ہوتا ہے۔کیا پتہ کہ اللہ تعالیٰ ان ساروں کو بخش دے اور ان سے حساب کتاب نہ لے۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا رحم ہی ہے۔ہم تو اسی بات پر یقین رکھتے ہیں کہ اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے۔ جب وہی اصل زندگی ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اور بخشش ایسے لوگوں کو اُس زندگی میں اپنا نظارہ دکھادے گی۔

☆ **ایک واقفۂ نو نے سوال کیا کہ جب گھر میں ایک عورت اور ایک مرد ہو تو کیا امام آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے گا یا ایک ہی صف میں کھڑے ہوں گے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر میاں بیوی ہو یا بہن بھائی ہو۔ جو بھی مرد ہوگا وہ آگے کھڑا ہوجائے گا اور عورت پیچھے کھڑی ہوگی۔لیکن بعض حالات میں ساتھ بھی کھڑے ہوجاتے ہیں۔مثلاً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بعض دفعہ جب طبیعت زیادہ خراب ہوتی تھی اور گھر میں نماز پڑھتے تھے تو حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو ساتھ بھی کھڑا کرلیتے تھے۔عموماً تو پیچھے کھڑی ہوتی تھیں لیکن بعض دفعہ یہ کہہ کر کہ مجھے چکر آرہے ہیں ساتھ بھی کھڑا کرلیا کرتے تھے تاکہ نماز پڑھاتے وقت اگر چکر آئیں تو میں گر نہ جاؤں۔ اس لئے سہارے کی ضرورت ہے۔ اصولی فیصلہ تو یہی ہے کہ پیچھے کھڑے ہونا ہے لیکن اگر کوئی مجبوری ہے تو اسلام آسانی کا مذہب ہے، شدت پسندی کا مذہب نہیں۔ اگر مجبوری ہے تو ساتھ بھی کھڑا ہوا جاسکتا ہے۔

☆ **اسی واقفۂ نو نے آخری سوال کرتے ہوئے کہا کہ اگر ماں چاہتی ہو کہ بچہ وقف کرنا ہے لیکن گھر والے نہ مانیں تو اس صورت میں کیا کرنا چاہئے؟**

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** اس صورت میں دعا کرو۔ خاوند کو قائل کرلو۔ دونوں کی مرضی سے ہی وقف ہونا چاہئے۔

اس پر واقفۂ نو نے عرض کیا کہ میرے دو بچے وقفِ نو میں شامل ہیں لیکن ایک شامل نہیں ہے۔

اس پر حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے **فرمایا:** جو وقفِ نو میں شامل نہیں ہے اس کی تربیت ایسی کریں کہ بڑا ہو کر خود ہی وقف کردے۔ خدمت ہی کرنی ہے، وہ بڑے ہو کر بھی کرسکتا ہے۔ میں بھی تو وقفِ نو میں نہیں تھا لیکن میں نے وقف کردیا تھا۔